Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
# الفضل
ربوہ
قائمقام ایڈیٹر
یوسف سہیل شوق
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۵-۴۰ | جمعرات یکم صفر ۱۴۱۱ھ ، ۲۳ ظہور ۱۳۶۹ہش ، ۲۳ اگست ۱۹۹۰ء | نمبر ۱۴۲

## بے مثال صبر و حوصلہ

حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پاکستانی احمدیوں کے خلاف ہونے والی کارروائیوں کو دنیا کی مذہبی تاریخ میں اپنی نوعیت کے لحاظ سے منفرد اور غیر معمولی قرار دیا۔ آپ نے فرمایا کہ ان تمام باتوں کے باوجود پاکستان میں بسنے والے احمدیوں نے جس ایمانی جرأت، صبر، استقلال اور حوصلہ کا مظاہرہ کیا ہے وہ بے مثال ہے۔

(الفضل ۲۱ اگست ۱۹۹۰ء)

# ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"اصل بات یہ ہے کہ سب سے مشکل اور نازک مرحلہ حقوق العباد ہی کا ہے۔ کیونکہ ہر وقت اس کا معاملہ پڑتا ہے اور ہر آن یہ ابتلا سامنے رہتا ہے۔ پس اس مرحلہ پر بہت ہی ہوشیاری سے قدم اٹھانا چاہیئے۔ میرا تو یہ مذہب ہے کہ دشمن کے ساتھ بھی حد سے زیادہ سختی نہ ہو۔ بعض لوگ چاہتے ہیں کہ جہاں تک ہو سکے اس کی تخریب اور بربادی کے لئے سعی کی جاوے۔ پھر وہ اس فکر میں پڑ کر جائز اور ناجائز امور کی بھی پروا نہیں کرتے۔ اس کو بدنام کرنے کے واسطے جھوٹی تہمت اس پر لگاتے، افتراء کرتے اور اس کی غیبت کرتے اور دوسروں کو اس کے خلاف اُکساتے ہیں۔ اب بتاؤ کہ معمولی دشمنی سے کس قدر برائیوں اور بدیوں کا وارث بنا اور پھر یہ بدیاں جب اپنے بچے دیں گی تو کہاں تک نوبت پہنچے گی۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۰۴)

"خوب یاد رکھو کہ انسان کو شرف اور سعادت تب ملتی ہے جب وہ ذاتی طور پر کسی کا دشمن نہ ہو۔ ہاں اللہ اور اس کے رسُول کی عزّت کے لئے الگ امر ہے۔ یعنی جو شخص خدا اور اس کے رسُول کی عزّت نہیں کرتا بلکہ ان کا دشمن ہے اسے تم اپنا دشمن سمجھو۔ اس دشمنی سمجھنے کے یہ معنے نہیں ہیں کہ تم اس پر افتراء کرو اور بلاوجہ اس کو دکھ دینے کے منصوبے کرو۔ نہیں۔ بلکہ اس سے الگ ہو جاؤ اور خدا تعالیٰ کے سپرد کرو ممکن ہو تو اس کی اصلاح کے لئے دعا کرو۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۰۴-۱۰۵)

# خدا تعالیٰ کی نگاہ میں انسانی حقوق کی اہمیّت

ارشادات سیّدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے)

"مَیں دوستوں کو نصیحت کروں گا کہ صرف انہی کے حقوق دوسروں پر نہیں بلکہ دوسروں کے حقوق بھی ان پر ہیں۔ جب تک وہ اس قاعدہ کو یاد نہ رکھیں گے وہ اپنے ساتھیوں کی ہمدردی کو حاصل نہیں کر سکیں گے۔ جیسے قرآن کریم میں خدا تعالیٰ مرد اور عورت کے حقوق کو بیان کرتا ہے۔ جب خدا تعالیٰ نے مرد کے عورت پر حقوق کو اس قدر بیان کیا کہ اس سے انسان سمجھنے لگا کہ گویا مرد پر عورت کو کوئی حق ہی نہیں تو اس نے ساتھ ہی کہہ دیا کہ عورت کے بھی مرد پر ویسے ہی حقوق ہیں جیسے کہ مرد کے عورت پر۔ اور تو اور ہم تو خدا تعالیٰ کو بھی دیکھتے ہیں کہ وہ اگر کہتا ہے تم نمازیں پڑھو۔ تو خود بھی بندے کے لئے روزی کے سامان مہیّا کرتا ہے۔ وہ اگر کہتا ہے کہ مجھے یاد کرو تو ساتھ ہی کہتا ہے مَیں تمہیں یاد کروں گا۔ حالانکہ وہ خالق ہے مالک ہے۔ اگر وہ کہہ دیتا کہ تم مجھے سارا دن یاد کیا کرو۔ لیکن مَیں تمہیں کسی وقت بھی یاد نہیں کروں گا۔ تو اس کا حق تھا۔ لیکن اس نے کہا تم اگر مجھے یاد کرو گے تو مَیں تمہیں یاد کروں گا۔ اسی طرح ہر وہ فعل جسے انسان فرض سمجھ کر کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ اس کے مقابلہ میں انسان کے لئے کچھ نہ کچھ کرتا ہے۔ دراصل یہ نقص اس لئے پیدا ہو جاتا ہے کہ لوگ اپنے آپ کو چودھری سمجھنے لگ جاتے ہیں۔ اور وہ یہ خیال کر لیتے ہیں کہ دوسروں پر تو ان کے حقوق ہیں لیکن ان پر کسی کا حق نہیں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۸ اکتوبر ۱۹۴۹ء)

یا الٰہی! تیرا فرقاں ہے کہ اک عالَم ہے
جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیّا نکلا

## شکریہ احباب

محترمہ امتہ الحی بیگم صاحبہ بنت حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب تحریر فرماتی ہیں۔

میری پیاری امی محترمہ بدر النساء بیگم صاحبہ ۲۷ جولائی ۱۹۹۰ء (بروز جمعہ ۹ بجے شب) ایک مختصر علالت کے بعد اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملیں۔ امی جان کی وفات پر متعدد غمگسار احباب نے اندرون و بیرون پاکستان سے بذریعہ تار، ٹیلیفون، ٹیکس اور ٹیلکس نیز خود تشریف لا کر میرے غم میں شرکت فرمائی۔ میرے لئے اپنے ان تمام محسنوں کا فرداً فرداً شکریہ ادا کرنا ممکن نہیں اس لئے میں آپ کے ادارہ کے ذریعے ان تمام کا دلی شکریہ ادا کرتی ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر سے نوازے۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے جملہ لواحقین محترمہ امتہ الحی بیگم صاحبہ۔ مکرم چوہدری حمید نصر اللہ خاں صاحب (امیر جماعت لاہور) محترم محمد فضل حق صاحب۔ محترم احمد نصر اللہ خاں صاحب۔ محترم مصطفےٰ نصر اللہ خاں صاحب اور محترمہ عائشہ نصرت جہاں صاحبہ کو صبرِ جمیل عطا فرمائے اور محترمہ بدر النساء بیگم صاحبہ کو اپنی رحمت عطا فرما کر انہیں اپنی قربتِ خاص سے نوازے۔

لاہور میں موصوفہ کی نمازِ جنازہ ۲۸ جولائی ۱۹۹۰ء کو ۸ بجے شب حضرت بانیٔ سلسلہ کے رفیق مولانا چوہدری محمد حسین صاحب نے پڑھائی۔ موصیہ ہونے کے سبب موصوفہ کی ربوہ میں نمازِ جنازہ بیت المبارک میں مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے دعا کروائی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر : آغا سیف اللہ، پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس، ربوہ
مقام اشاعت : دارالنصر غربی، ربوہ | قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۳ ظہور ۱۳۶۹ہش ۲۳ اگست ۱۹۹۰ء

# کامیابیوں کی لذّت

جماعت احمدیہ برطانیہ کے جلسہ سالانہ ہیں، جو حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کی شمولیت کی وجہ سے اب ایک غیر معمولی اہمیت کا جلسہ سالانہ بن گیا ہے۔ دوسرے دن کی تقریر میں حضور ایدہُ اللہ تعالیٰ نے دنیا کے ۱۲۴ ممالک میں جماعت احمدیہ کی زبردست ترقی کی جو جھلکیاں بیان فرمائی ہیں ان کی تفاصیل پڑھ کر ہر احمدی کا دل بے اختیار اللہ تعالیٰ کے حضور شکر کے بے پایاں جذبات کے ساتھ سجدہ ریز ہے۔ روشنی کی وہ ایک کمزور سی کرن جو سَو سال قبل قادیان کے ایک چھوٹے سے قصبے سے بلند ہوئی تھی اب پھیلتی اور بڑھتی ہوئی ایک مینارۂ نور میں تبدیل ہوگئی ہے۔ دنیا بھر کی اقوام اس نور سے استفادہ کر کے اپنے دلوں کی تسکین کا سامان حاصل کر رہی ہیں۔ آج ساری دنیا جس بے چینی اور انتشار کا شکار ہے۔ اس کا ایک ہی حل ہے اور وہ ہے جماعت احمدیہ کے دامن سے وابستہ ہو کر سکون قلب کی دولت پا جانا۔ دنیا بھر میں جس جگہ بھی بندگان خدا نے اس جماعت کا دامن تھاما ہے وہ سارے کے سارے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اس مقدس شعر کی تفسیر بنے نظر آتے ہیں

صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف مَیں عافیت کا ہوں حصار

روشنی بڑھ رہی ہے۔ پھیل رہی ہے۔ کرّہ ارض کے تاریک گوشے منور ہو رہے ہیں۔ مایوس اور شکستہ دل اس روشنی سے فیض پا کر نئی امنگ اور ولولہ پا جاتے ہیں۔ زندگی کی ایک نئی لذت ان کے مقدّر کا احاطہ کر لیتی ہے۔ ہم مہجور جو اپنے آقا کی جدائی سے پریشان رہتے ہیں جب ان کامیابیوں کی لذت آفرین تفاصیل سنتے ہیں تو ہمارے سارے غم جیسے ایک میٹھی لذت اور حلاوت میں بدل جاتے ہیں۔ ہمارے مولا کی یہی تقدیر ہے کہ وہ ہمارے پیارے کو ہم سے اس لئے دُور لے گیا کہ دنیا کی تاریکیاں دُور کرنے کا کام تیز تر اور برق رفتار ہو جائے۔ ان کامیابیوں کے طفیل جدائی کی یہ کسک جو ناقابلِ برداشت ہو چلی تھی۔ برداشت کے دائرہ میں آجاتی ہے۔

لیکن آنکھیں ہیں کہ دروازے پر لگی ہیں۔ کان ہیں کہ آہٹ کے منتظر ہیں۔

گھر پہ تالا پڑا ہے مدّت سے
اس کو کہہ دو کہ اپنے گھر آئے

تم روزِ ازل سے جو ہو موجود تو پھر کیا
مَیں نے تو ابھی تک تمہیں آنکھوں نہیں دیکھا
آجاؤ کہ مَیں تم سے لپٹ کر تمہیں جانوں
چھپ چھپ کے جو ہوتا ہو وہ ہوتا نہیں ہوتا

ابو الاقبال

---

ہم کسی دَور میں خاموش کرائے نہ گئے
شوقِ اظہار پہ پہرے بھی بٹھائے نہ گئے

ہم نے کردار سے ہر بات سُنادی اُن کو
جب زباں کہہ نہ سکی ہونٹ ہلائے نہ گئے

ہم تو چُن چُن کے اُٹھا دیتے ہیں رہ کے پتّھر
تم سے رستہ میں ہمالہ تو بنائے نہ گئے

یہ تقدّس کا تسلسل ہے نئی بات نہیں
کیا کسی عہد میں ہم ایسے ستائے نہ گئے

ہم یہیں کے ہیں یہیں جینا یہیں مَرنا ہے
ہم کسی اور علاقے سے تو آئے نہ گئے

ہم پہ گر گر کے بہت لوگوں نے جانیں دے دیں
ہم ہیں وہ کوہ کہ پتّھر کہ ہلائے نہ گئے

آسمانوں سے جو آتی ہے صَدا گونجتی ہے
حکمِ حاکم سے بھی یہ لوگ "بچائے" نہ گئے

بیت جانے پہ ہیں صَدیاں بھی پَلوں کی مانند
اور نہیں بیتے تو کچھ پَل بھی بتائے نہ گئے

کتنا احسان ہے ہم ایسے گنہگاروں پر
ہم تری یاد سے غافل کبھی پائے نہ گئے

پتّھروں پر نہ بنا پائے گا گُل بوٹے نسیم
تجھ سے تو ریت پہ بھی نقش بنائے نہ گئے

نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف

# التقویٰ

## عربی ماہنامہ

"التقویٰ" جو انگلستان سے عربی زبان میں شائع ہونے والا احمدیہ جماعت کا ماہنامہ ہے۔ اس کی دوسری جلد کا گیارہواں اور بارہواں شمارہ ہمارے سامنے ہے۔ گیارہواں شمارہ مارچ میں شائع ہوا اور اس طرح احمدیہ جماعت کی جوبلی یعنی سال جشنِ تشکر کے آخری مہینے کا شمارہ ہے۔ اسی نسبت سے اسے خصوصی شمارے کے طور پر شائع کیا گیا ہے۔ جیسا کہ احباب کو علم ہے صفدر حسین عباسی رئیس الادارہ ہیں اور طاہر عبدالعزیز رئیس التحریر ادارتی بورڈ میں مصطفےٰ احمد، ابراہیم عبدالستار اور عبداللطیف محمود شامل ہیں۔

"التقویٰ" ہر ماہ اسلام آباد ٹلفورڈ سرے جی یو ۱۰ ا ے کیو انگلستان سے شائع ہوتا ہے۔ اس کے افتتاحیہ میں مدیر نے اس بات کا ذکر کیا ہے کہ جشنِ تشکر کے سال میں اللہ تعالیٰ نے احمدیہ جماعت پر اپنی برکات وافضال نازل کئے ہیں کہ وہ حدود شمار سے باہر ہیں۔ اور دوسری بات جس کا افتتاحیہ میں ذکر ہے وہ حضرت امام جماعت (الرابع) کے اس مضمون کی طرف اشارہ ہے جو حضور نے حکومت پاکستان کے جواب میں بیان فرمایا تھا۔ اور اس کا موضوع یہ تھا کہ کیا احمدیہ جماعت انگریزوں کا لگایا ہوا پودا ہے کیونکہ ہمارے مخالفین بار بار اس اعتراض کو دوہرا رہے ہیں اس لئے حضور کا کافی وشافی جواب اس شمارے میں شائع کیا گیا ہے۔ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد قدرت ثانیہ کے دوسرے مظہر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ کے درجات بلند فرماتا رہے) کا ایک مضمون جو اسراء اور معراج سے متعلق ہے شامل اشاعت ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اقتباسات جن کا تعلق روزوں کے ساتھ ہے۔ شامل اشاعت ہیں۔ محترم محمد بسیونی (اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرماتا رہے) نے روزوں اور نماز کے متعلق ایک مفصل مضمون عربی زبان میں تحریر فرمایا تھا۔ مضمون بھی اس شمارے کا ایک حصہ ہے۔ احمدیہ جماعت سے متعلق یہ اعتراض کہ یہ انگریز کا لگایا ہوا پودا ہے۔ حکومت پاکستان کی اس دستاویز میں شامل تھا جو احمدیہ جماعت کی کارکردگی پر قدغن لگانے کے لئے ۱۹۸۴ء میں شائع کیا گیا تھا۔

حضرت مرزا طاہر احمد امام جماعت احمدیہ نے حکومت کی اس ساری دستاویز کا جواب اپنے خطبات جمعہ کے دوران دیا تھا۔ یہ خطبات ۱۹۸۵ء کے آغاز میں دیئے گئے تھے۔ کچھ حصے پہلے شائع ہو چکے ہیں۔ ایک حصہ اس شمارے میں کیا گیا ہے۔ نہایت تفصیلی بحث کے ساتھ اس بات کی تردید کی گئی ہے کہ احمدیہ جماعت کے قیام کا انگریزی حکومت یا انگریزوں کے ساتھ کوئی تعلق تھا۔ اسی طرح حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) کا ۱۹۸۹ء کے جلسہ سالانہ منعقدہ ٹلفورڈ سرے اسلام آباد کا افتتاحی خطاب بھی شامل اشاعت ہے۔ الاستاذ نادر الحسنی الحسینی کینیڈا کے چند عربی اشعار جو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دو اشعار سے متاثر ہو کر لکھے گئے بھی شامل اشاعت ہیں۔

پاکستان میں جو کچھ احمدیہ جماعت کے ساتھ بیت رہی ہے۔ اس کی ایک جھلک بھی اس شمارے کا حصہ ہے۔ ٹائٹل کے آخری صفحہ پر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دو اقتباس جو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح پر مشتمل ہیں شائع کئے گئے ہیں۔ ہماری خواہش ہے کہ جو احمدی دوست عربی پڑھ سکتے ہیں وہ اس رسالہ کے خریدار بھی بنیں اور باقاعدگی کے ساتھ اس کا مطالعہ بھی کریں۔

"التقویٰ" کا دوسرا شمارہ جو اس وقت ہمارے سامنے ہے۔ وہ جلد دوئم کا بارہواں شمارہ یعنی اپریل ۱۹۹۰ء کا شمارہ ہے۔ اس شمارے میں حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد قدرت ثانیہ کے دوسرے مظہر کا اسراء اور معراج کے متعلق مضمون جاری رکھا گیا ہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تحریروں کے اقتباس خاص طور پر ایسی تحریروں کے اقتباس جن میں صبر و استقلال کی تلقین ہے۔ اور صبر کرنے والوں کے لئے اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی طرف سے جزاء کا ذکر ہے الاستاذ محمد بسیونی (مصری) اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرماتا رہے کا ایک مضمون عید الفطر سے متعلق اس شمارے میں شامل کیا گیا ہے۔ سلمان رشدی کی بدنام زمانہ کتاب شیطانی آیات کی مذمت میں ایک مضمون مکرم رشید احمد چوہدری نمائندہ احمدیہ جماعت لندن کا تحریر کردہ پیش کیا گیا ہے۔ الاستاذ محمد بسیونی نے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد کے ایک مضمون ملائکہ کی حقیقت کا عربی زبان میں ترجمہ کیا تھا۔ وہ بھی اس شمارے میں شامل ہے۔ یورپی ممالک میں شائع ہونے والی نئی کتابوں میں جہاں جہاں احمدیت کا ذکر آیا ہے۔ اس کے متعلق ایک مختصر ایک تفصیلی مضمون مکرم اعجاز احمد صاحب قمر کینیڈا کا شامل اشاعت ہے۔ یہ مضمون جو انگریزی میں لکھا گیا تھا اس کا ترجمہ الحاج محمد حلمی الشافعی نے کیا ہے۔ اسی طرح ایک مضمون مسٹر بشیر احمد صاحب آرچرڈ کا لکھا ہوا شامل اشاعت ہے۔ اس مضمون کا انگریزی سے عربی میں ترجمہ البعد خالد عبداللہ نے کیا ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث سے متعلق چند حقائق پیش کئے گئے ہیں جس میں فتنے کے خروج اور اس کے اسی مقام پر واپسی کا ذکر ہے۔ ٹائٹل کے آخری صفحے پر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دو اقتباس تحفہ بغداد اور مواہب الرحمن میں سے لئے گئے ہیں جن میں جماعت احمدیہ کے عقائد کا ذکر ہے۔

"التقویٰ" عربی جاننے والوں کیلئے ایک نعمت غیر مترقبہ ہے۔ نہایت وقیع اور مدلل مضامین شائع کرنے کی وجہ سے اس رسالہ نے دو ہی سال میں اپنا مقام پیدا کر لیا ہے۔ خاص طور پر عرب ممالک میں اس کی مانگ بڑھ رہی ہے۔ لیکن جہاں کہیں بھی عربی زبان بولنے والے لوگ موجود ہوں وہاں یقیناً اسے پذیرائی ملے گی۔ عربی جاننے والے ہر احمدی کو اس رسالے کا خریدار بننا چاہیے۔ اس کی قیمت فی کاپی ڈیڑھ پونڈ ہے اور پہلے جو پتہ دیا گیا ہے وہیں سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

(ن۔ س)

---

سیدہ منیرہ ظہور

# آپ کا بچہ

بچہ بے حد نازک احساسات رکھتا ہے آپ اسے اچھا کھلا کر پہنا کر اور سکول بھیج کر مطمئن ہو جاتے ہیں کہ ہم نے بچے کے لئے بہت کچھ کر دیا ہے اور ہمارا بچہ معاشرے میں رہنے کے قابل ہو گیا ہے۔

لیکن سب سے بڑی ذمہ داری جو بچے کے کردار کی تشکیل و تکمیل میں بنیادی حیثیت رکھتی ہے وہ اس کی ذہنی تسکین کا پہلو ہے۔ آپ کا بچہ ایک جیتی جاگتی، بولتی اور سمجھنے والی کتاب ہے اسے بند کر کے آپ اس سے آنکھیں نہ چرائیں بلکہ بغور اس کا مطالعہ کریں جونہی بچہ شعور پکڑتا ہے اس میں تجسس کا مادہ پیدا ہوتا ہے اور وہ آپ پر سوالوں کی بوچھاڑ کر دیتا ہے۔ کیونکہ دنیا کی ہر چیز اس کے لئے اجنبی اور عجیب ہے اور وہ اس کے متعلق جاننے کے لئے بے چین رہتا ہے۔ ماں، باپ اور استاد یہ تینوں ہستیاں اس کے نزدیک ان سب سوالوں کے جواب جاننے والے افراد ہوتے ہیں۔ اس لئے وہ اپنی طبیعت کی بے چینی کو دور کرنے کے لئے ہر لحظہ اشیاء کی حقیقت کو جاننے کیلئے مصروف رہتا ہے۔ اگر آپ بچے کے سوالوں کا جواب نہیں دیں گے تو وہ احساس کمتری میں مبتلا ہو جائے گا۔ اور اپنے آپ کو ایک خول میں بند کر لے گا۔ اور اس میں مافی الضمیر بیان کرنے کی صلاحیت رفتہ رفتہ ختم ہوتی جائے گی۔ اور بڑا ہو کر وہ دوسروں سے خود کو چھپاتا رہے گا۔ اور اس میں خود اعتمادی کا فقدان اسے ایک کامیاب انسان نہیں بننے دے گا۔ آپ اپنے بچے سے دوستوں جیسا رویہ اختیار کریں۔ اسے بولنے دیں اور غلطی پر مناسب طریقے سے اصلاح کریں تاکہ وہ باہر کی سوسائٹی میں ان غلطیوں کا ارتکاب نہ کرے۔ بچے کے ذہن میں پیدا ہونے والے سوالات اپنا جواب چاہتے ہیں آپ ان کو مناسب جواب دے کر اس کی تسکین کریں۔ ماں باپ اگر اسے بولنے دیں اور بات بات پر۔ چپ کرو، خاموش ہو جاؤ۔ کہہ کر بچے کو مایوس نہ کریں اس کے قریب ہو جائیں۔ پیار سے اسے اپنے ساتھ بے تکلف کر لیں۔ تاکہ وہ اپنے دل کے سارے راز آپ کے سامنے کھول دینے پر مجبور ہو جائے۔ جب وہ سارے مسائل آپ کے سامنے رکھ دے گا۔ تو آپ آسانی سے یہ جان سکیں گے کہ آپ کا بچہ کیا چاہتا ہے۔ اور اس کی طبیعت کا رجحان کس طرف ہے اور بچے کو یہ جان کر خوشی ہو گی اور وہ مطمئن ہو جائے گا کہ میرے ماں باپ میرے ہم راز ہیں۔ اور میرے مسائل اور الجھنوں میں حصہ دار ہیں۔ وہ اپنے آپ کو بے سہارا اور تنہا محسوس نہیں کرے گا۔ بلکہ اس کی شخصیت میں وقار پیدا ہو جائے گا اور وہ خاندان کا ایک مفید فرد اور معاشرے کا ایک باعزت شہری بننے کے قابل ہو جائے گا۔ اس کی شخصیت اندر باہر سے ایک ہی ہو گی۔

بصورت دیگر اگر آپ بچے پر سختی

باقی صـ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

نون سین

# انسان اور روبوٹ

انگلستان کے سب سے پرانے اخبار ٹائم نے ایک دفعہ آٹومشین یعنی خودکاری کا پروگرام بنایا تو اس کے کارکنوں نے ہڑتال کر دی۔ انہیں اس بات پر اعتراض تھا کہ آٹومشین سے ان کے سینکڑوں افراد بے کار ہو جائیں گے۔ اخبار کو آٹومشین میں بہت سے فائدے نظر آتے تھے۔ چنانچہ دونوں کے درمیان یہ جھگڑا کھڑا ہو گیا اور اخبار پر اتنا بوجھ پڑا کہ طباعت اور اشاعت ممکن نہ رہی۔ جن کارکنوں نے احتجاج کیا تھا انہوں نے دھمکی دی کہ اگر اخبار طبع کیا گیا تو ساری کی ساری مشینری اور دفاتر خاکستر کر کے رکھ دیئے جائیں۔ کچھ عرصے کے بعد اخبار کی انتظامیہ نے انتظام کیا کہ فرانس سے چھپوا کر تقسیم کیا جائے۔ احتجاج کرنے والے کارکن اس پر خاموش نہ رہے۔ بلکہ انہوں نے بھی دھمکی دی کہ فرانس میں جہاں پرچہ چھپے گا وہاں بھی مشینیں اور دفاتر جلا کر راکھ کر دی جائیں گی۔ اس جھگڑے کو طے کرنے میں تقریباً ڈیڑھ سال لگا اور اس ڈیڑھ سال میں اخبار کے قارئین اپنے دل پسند اخبار سے محروم رہے۔ اب دنیا بھر میں آٹومشین ہو رہی ہے اور اس سے خاصی تعداد میں لوگ بے کار بھی ہو جاتے ہیں۔ لیکن کسی حد تک آٹومشین کو برداشت کیا جا رہا ہے۔ اب زیادہ تر آٹومشین روبوٹ کے ذریعے کی جاتی ہے۔ روبوٹ یعنی مشینی انسان۔ وہ روٹین کے کام جو کئی کئی انسان مل کر کرتے ہیں۔ ان کے لئے ایک روبوٹ ہی کافی ہوتا ہے۔ روبوٹ کے متعلق کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ روبوٹ تو مشینوں کے علاوہ اور کچھ نہیں۔ جس طرح مشینیں استعمال کی جاتی ہیں اسی طرح روبوٹ بھی استعمال کئے جاتے رہیں گے اور ہر قسم کی آٹومشین میں ان کا بھی ایک تھوڑا سا حصہ قائم و دائم رہے گا۔ روبوٹ ایسے کام کرتے ہیں جو انسانوں کو پسند نہیں یا جو انسان زیادہ بہتر طریق پر نہیں کر سکتے۔ عام طور پر گاڑیوں کی پینٹنگ کے لئے روبوٹ بہت مفید ثابت ہوتے ہیں۔ خاص طور پر جب کسی کمرے میں گاڑیوں کو پینٹ کرنا ہو اور اس سے ہوا میں سپرے کی وجہ سے رنگ کا دھواں بھی اڑتا ہو۔ البتہ بعض اوقات روبوٹ سے ایسی غلطیاں ہوتی ہیں کہ لوگ ان سے پیچھا چھڑانے میں ہی اپنے کاروبار کی حفاظت محسوس کرتے ہیں۔ مثلاً جب روبوٹ سے کہا گیا کہ وہ گاڑیاں پینٹ کریں تو کچھ دیر کے بعد دیکھا گیا کہ ان کے ہاتھ آپس ہی میں ایک دوسرے پر چل رہے تھے اور وہ گاڑیوں کی بجائے اپنے ساتھیوں کو پینٹ کر رہے تھے۔ یا یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ روبوٹ سے کہا گیا ہے کہ وہ لوہے کی چادریں ایک جگہ سے دوسری جگہ رکھتے چلے جائیں۔ کچھ دیر کے بعد یہ منظر دیکھنے میں آیا کہ روبوٹ ایک دوسرے کو اٹھا کر ان چادروں کی جگہ پر رکھنے میں مصروف ہو گئے۔ آخر روبوٹ بھی تو لوہے کی چادروں کے ہی بنے ہوئے نظر آتے ہیں۔ اگرچہ کہا جاتا ہے کہ روبوٹ کی ایسی غلطیاں دراصل روبوٹ کی غلطیاں نہیں ہیں بلکہ ان لوگوں کی غلطیاں ہیں جو ان کے لئے ہدایات ترتیب دیتے ہیں یا ان کے پروگرام بناتے ہیں۔

بہت سی کمپنیوں نے اپنے روبوٹ ناکارہ سمجھ کر ان لوگوں کے پاس بھیج دیئے ہیں جو ان کو دوبارہ ٹھیک ٹھاک کر کے فروخت کرنے کا کام کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ جب روبوٹس سے کام لینا شروع کیا گیا تھا تو اس وقت خیال یہ تھا کہ جلد ہی ساری فیکٹریاں کافی تعداد میں روبوٹ کو اپنے ہاں استعمال کرنا شروع کر دیں گی۔ لیکن ایسا ہو نہیں سکا۔ ایک تو ان غلطیوں کی وجہ سے جو روبوٹ کر بیٹھتے ہیں ان کی بنیاد چاہے کچھ ہی ہو اور دوسرے غالباً انسانی تعلقات، انسانی ہمدردی اور مزدوروں کو کام دینے کی خواہش کے پیشِ نظر بھی۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ تجربے نے یہ بات ثابت کر دی ہے کہ روبوٹ چاہے کتنا ہی اچھا کیوں نہ ہو۔ انسان بہرحال اس سے زیادہ بہتر کام کرتا ہے۔ اور یہ بات بھی دیکھنے میں آئی ہے کہ روبوٹ کے علاوہ آٹومشین کے دیگر ذرائع زیادہ بہتر طور پر کام کرتے ہیں۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ صنعت کاری میں روبوٹ کو ایک مقام حاصل ہو گیا ہے۔ لیکن صرف ایسی جگہوں پر جہاں کام نہایت دشوار ہے خطرناک ہے یا ایک ہی طرح کا ہونے کی وجہ سے دل پر بوجھ بن جاتا ہے۔ زیادہ تر تو امریکہ ہی میں خیال تھا کہ بہت روبوٹ استعمال کئے جائیں گے۔ شاید لاکھوں کی تعداد میں ضرورت پیش آئے۔ لیکن اس وقت ہر فیکٹری کے پانچ سو کارکنوں کے مقابلے میں صرف ایک روبوٹ کام کر رہا ہے۔ اور رکھا جا سکتا ہے کہ کسی ایک وقت میں سارے امریکہ میں ۱۳ ہزار سے زیادہ روبوٹ نہیں ہیں۔ البتہ روبوٹس کی ایک اور سمت سے جو مانگ سامنے آئی ہے وہ کالج ہیں جہاں پر روبوٹ کی تشکیل کے متعلق تعلیم دی جاتی ہے۔ یا اسی طرح بعض صنعتیں ہیں یا میڈیکل سکول ہیں جہاں پر ان کی ضرورت پیش آتی ہے۔ ایک اور استعمال بھی سامنے آیا ہے اور وہ یہ ہے کہ بعض اوقات روبوٹ کے مختلف اعضاء الگ الگ کام میں لائے جاتے ہیں۔ مثلاً اس کی صرف کلائی لے کر بعض اوزاروں کے ساتھ باندھ دی جاتی ہے اور سوراخ یا ویلڈ کرنے کا کام لے لیا جاتا ہے۔ بلکہ بعض چیزوں کو اسمبل (اکٹھا کرنا) کرنے کا کام بھی لیا جاتا ہے۔ اس کے زیادہ تعداد میں استعمال نہ ہو سکنے کی ایک وجہ اس کی قیمت بھی ہے۔ بعض اوقات قیمت اتنی زیادہ ہوتی ہے کہ جو فیکٹری خریدنا چاہتی ہے اس کے تمام کارکنوں کی ساری عمر کی تنخواہیں ملا لی جائیں تو شاید روبوٹ کی قیمت سے کم ہوں۔ اور ایسا کون کرے گا کہ سارے کارکنوں کی ساری عمر کی تنخواہیں ایک ہی دفعہ ادا کر سکے اور اس ادائیگی کے بعد ایک روبوٹ اپنی فیکٹری میں کھڑا کر دے۔ بہرحال روبوٹ روبوٹ ہی ہیں۔ ان سے انسانی دماغ جتنا کام لے سکتا ہے وہ لیتا رہے گا۔ غلطیاں انسان بھی کرتے ہیں اور روبوٹ بھی۔ غلطی تو بہرحال زندگی کا حصہ ہے۔ محض اس لئے کہ کوئی شخص یا کوئی مشین غلطی کرتی ہے اس سے چھٹکارا حاصل کر لینا عقلمندی کی بات نہیں۔ غلطی درست بھی کی جا سکتی ہے اور اگر غلطی کا امکان کم ہو تو اسے برداشت بھی کیا جا سکتا ہے۔

# روسی اخبارات اور آزادی اظہار

صدر میخائل گورباچوف کے پیرسٹرائیکا اور گلاس ناسٹ کا نام تو عام طور پر اکٹھا ہی لیا جاتا ہے لیکن پیرسٹرائیکا زیادہ معروف ہے اور گلاس ناسٹ غالباً کسی قدر کم۔ گلاس ناسٹ کا مطلب ہے کھلا پن۔ آزادیٔ خیال۔ آزادیٔ اظہار۔ اور دیگر ہر قسم کی آزادی جو پہلے روسیوں کو حاصل نہیں تھی۔ جہاں تک اخبارات کا تعلق ہے کہتے ہیں۔ ۷۰ سالہ سنسر ختم ہونے کے بعد اب وہ تحریر میں اپنے آپ کو پوری طرح آزاد محسوس کرتے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ بعض لوگوں کا تو خیال ہے کہ آج کے روسی اخبار کل کے روسی اخبارات سے اتنے مختلف ہیں کہ شاید پہچانے بھی نہ جائیں۔ یہ مسٹر میخائل گورباچوف کی ۵ سالہ صدارت اور ان کی پیش کردہ تجاویز اور پروگرام کا نتیجہ ہے۔ اب تو ایسا بھی کرتے ہیں کہ پشکن سکوئر میں دیواروں پر لگے ہوئے اخبارات لوگ پڑھتے ہیں اور وہیں پر ان کے متعلق گفتگو کرتے ہیں بلکہ بحث و تمحیص کرتے ہیں۔ وہیں سیاست کے متعلق بھی ہر بات کی جاتی ہے اس بات کا تصور پہلے موجود نہیں تھا۔ جہاں تک اخبارات کی باقاعدہ آزادی کا سوال ہے اسے ابھی چند ہفتے ہی ہوئے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود اخبارات گزشتہ ۵ سال سے اپنے آپ کو خاصی حد تک آزاد محسوس کرتے ہیں۔ البتہ یہ بات ضرور کہی جا سکتی ہے کہ چونکہ ابھی تک کھلی مارکیٹ کا تصور پوری طرح حاوی نہیں ہو سکے گا۔ اس لئے کاغذ کی گرانی اور طباعت کے اخراجات اخبارات پر اپنا اثر ڈال رہے ہیں۔ پراودا (PRAVDA) کمیونسٹ پارٹی کا اخبار ہے۔ اور پراودا کے معنی ہیں "سچائی"۔ پہلے اخبارات کی یہ حالت تھی (اور پراودا ان سب میں پیش پیش تھا) کہ اس کا نام سچائی ہونے کے باوجود باقی تو بہت سی باتیں ہوتی تھیں سچائی بہت کم ہوتی تھی۔ دراصل جب کسی اخبار کو اپنی پارٹی کے لئے کام کرنا ہو اور ہر صورت میں پارٹی کی طرفداری کرنی ہو تو سچائی بہت حد تک پیچھے رہ جاتی ہے اور وقت کی ضرورت آگے آ جاتی ہے۔

بہرحال گلاس ناسٹ نے جہاں اور ہر قسم کی آزادیٔ خیال اور آزادیٔ اظہار میں مدد دی ہے۔ وہاں روسی اخبارات نے بھی اس تجویز اور اس پروگرام سے خوب خوب فائدہ اٹھایا ہے اور جب کھلی مارکیٹ کا تصور حاوی ہو جائے گا تو اخبارات کو اور بھی زیادہ آسانیاں میسر آ جائیں گی۔

کہتے ہیں کہ گزشتہ ماہ جب سے اخبارات بہت زیادہ بکنے لگے ہیں۔ حکومت کے اخبار بھی اسی بات کا رونا رو رہے ہیں کہ انہیں کاغذ ان کی ضرورت کے مطابق نہیں ملتا اور طباعت کے اخراجات بھی اتنے زیادہ ہو گئے ہیں کہ ان کا متحمل ہونا کوئی آسان بات نہیں

بہت سے مدیران جرائد کا خیال ہے کہ جب کھلی مارکیٹ سے ہر چیز مل سکے گی تو وہ حکومت کی زیر نگرانی چلنے والے اخبارات کا مقابلہ کر سکیں گے۔ فی الوقت وہ کہتے ہیں کہ ہمیں ایسے لوگوں کی ضرورت ہے جو ہمارے لئے فنڈ مہیا کریں۔ کیونکہ اس وقت جو مشکلات درپیش ہیں اس کا صرف یہی حل ہے کہ اخبارات کے پاس خاصی بڑی بڑی رقوم خرچ کرنے کے لئے ہوں تاکہ وہ جہاں سے بھی کاغذ مل سکے لے لیں اور طباعت کے جو بھی اخراجات ہوں وہ ادا کر کے اپنے پرچے کو اپنے قارئین تک پہنچا سکیں۔ بعض لوگوں نے اس خیال کا بھی اظہار کیا ہے کہ ایسا نہ ہو کہ اخبارات اتنے طاقتور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بن جائیں کہ انہیں مرڈک (MURDOC) کے ساتھ منسلک کیا جاسکے یعنی انہیں کی طرح وہ طاقتور ادارے بن جائیں۔ آخر طاقتور ادارے بھی تو اپنی مرضی لوگوں پر مسلط کرنے کی کوشش کرتے ہیں یعنی اگر پہلے حکومت اپنے ارادے لوگوں پر مسلط کرتی تھی تو ہو سکتا ہے کہ اب بڑے بڑے اخبار اتنے طاقتور ہو جائیں کہ وہ لوگوں پر اپنے خیالات اور اپنے ارادے (چاہے وہ کیسے ہی ہوں) مسلط کر دیں۔

# پاکستان میں بینکنگ

سیرالیون میں کچھ پاکستانی اساتذہ بیٹھے آپس میں گپ شپ لگا رہے تھے۔ ایک نے کہا مولوی جی دین بدل گیا ہے اور یہ کہہ کر وہ کھلکھلا کر ہنس پڑے۔ سب حیران تھے کہ یہ بات کہاں سے آٹپکی۔ جب ان سے پوچھا گیا تو کہنے لگے کہ تقسیم برصغیر سے قبل ایک عربی کے استاد میرے دوست تھے۔ تقسیم برصغیر کے بعد پھر ہماری ملاقات ہوئی تو انہوں نے ایک واقعہ سنایا۔ کہنے لگے ہندوستان میں کچھ رقم میرے پاس تھی میں نے ایک مولوی صاحب سے پوچھا کہ کیا میں اس رقم کو بنک میں رکھ سکتا ہوں تو وہ غصے میں آکر بولے کچھ خیال کرو بنک سودی کاروبار کرتے ہیں ہمارے مذہب کا اس سے کیا تعلق ہے۔ یہ رقم اپنے پاس رکھو۔ چنانچہ میں نے وہ رقم اپنے پاس رکھی اور تقسیم کے وقت جب اس علاقے سے نکل کر پاکستان آیا تو رقم ضائع ہو چکی تھی۔ یہاں کچھ عرصے کے بعد پھر میرے پاس کچھ رقم جمع ہو گئی اور اتفاق سے وہی دوست مل گئے۔ میں نے ان سے کہا کہ میرے پاس کچھ رقم ہے وہ میں سنبھالے پھرتا ہوں۔ کہنے لگے عجیب بیوقوف ہو۔ رقم اور اپنے پاس رکھی ہوئی ہے۔ چوروں کو دعوت دے رہے ہو۔ بنک کس لئے کھلے ہیں۔ رقم بنک میں رکھواؤ اور آرام کی نیند سو جاؤ۔ جب اور جتنی رقم کی ضرورت پیش آئے جاؤ اور فوراً بنک سے لے لو۔ یہ کہہ کر وہ صاحب ہنسے اور چونکہ میں بھی عربی پڑھاتا تھا وہ مجھے مولوی جی کہا کرتے تھے۔ کہنے لگے مولوی جی دین بدل گیا ہے۔ بہرحال یہ تو ایک واقعہ ہے۔ جہاں تک بنکوں کا تعلق ہے۔ جب برصغیر کی تقسیم ہوئی اور پاکستان ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو معرضِ وجود میں آیا تو اس سارے خِطے میں صرف دو کمرشل بنک موجود تھے۔ حبیب بنک جو بمبئی میں ۱۹۴۱ء میں قائم کیا گیا تھا اور جسے ۷ اگست ۱۹۴۷ء کو کراچی لایا گیا اور ایک نہایت مختصر سا بنک آسٹریلیشیا بنک جسے قائم ہوئے ابھی چند ہی سال ہوئے تھے۔ ان کے علاوہ ملک میں غیر ملکی ۳۴ بنک کام کر رہے تھے۔ پوسٹ آفس سیونگ بنک سسٹم جاری تھا۔ اور کوآپریٹو کریڈٹ سسٹم بھی۔ اب خدا کے فضل سے پاکستان میں بنکنگ خاصا فروغ پا چکا ہے۔ ان میں سٹیٹ بنک آف پاکستان۔ پانچ قومیائے گئے کمرشل بنک۔ تین خصوصی بنک اور ۱۹ بیرونی کمرشل بنک موجود ہیں۔ جون ۱۹۸۹ء تک پاکستان میں ۷،۲۵۴ ایسے دفاتر تھے۔ (یعنی بنکوں کے) جہاں بنکنگ کا کاروبار ہوتا تھا ان میں سے ۷،۱۸۸ تو پاکستانی تھے اور ۶۶ غیر پاکستانی ان کے علاوہ بیرونی ممالک میں پاکستانی بنکوں کی ۱۱۹ شاخیں موجود تھیں۔ جب پاکستان کا قیام عمل میں آیا تو اس وقت یہاں کوئی سنٹرل بنک نہیں تھا۔ اس لئے اس سلسلہ میں ریزرو بنک آف انڈیا کی خدمات حاصل کی گئیں۔ یہ خدمات ۳۰ ستمبر ۱۹۴۸ء تک کے لئے حاصل کی گئی تھیں۔ لیکن مالی معاملات میں بعض خامیوں کی بنا پر ان خدمات کو ۳۰ جون ۱۹۴۸ء سے آگے نہ لے جایا جا سکا۔ اگرچہ بیرونی ماہرین نے تو یہ کہا تھا کہ فوری طور پر ایک سنٹرل بنک کا قیام ممکن نہ ہوگا۔ اس لئے ان کی تجویز یہ تھی ایک کرنسی بورڈ بنا دیا جائے۔ لیکن ان ماہرین کی رائے کے خلاف پاکستانی حکومت نے یہ فیصلہ کیا کہ سنٹرل بنک کا قیام ہونا چاہیئے چنانچہ ۵۱ فیصد حصص خرید کر حکومت نے سٹیٹ بنک آف پاکستان کا قیام کیا اور ۱۹۵۶ء میں اسی بنکنگ سسٹم کے بل بوتے پر پہلا پانچ سالہ منصوبہ (یعنی ۱۹۵۵ء سے ۱۹۶۰ء تک) تیار کیا گیا۔ اس وقت چار بنک موجود تھے۔ حبیب بنک، آسٹریلیشیا بنک، نیشنل بنک اور مسلم کمرشل بنک اور بیرونی ممالک کے چھتیس بنک۔ قومی بنکوں کی شاخوں کی تعداد ۱۷۷، جبکہ ۱۹۴۸ء میں ان کی صرف ۲۳ شاخیں رہ گئیں اور بیرونی ممالک کی شاخیں ۱۹۴۸ء میں ۱۷۲ تھیں جبکہ ۱۹۵۶ء میں صرف ۸۴ رہ گئیں۔ جہاں تک بنکوں کی شاخوں کا تعلق ہے یہ ۱۹۵ سے بڑھ کر ۲۶۱ ہو گئیں۔ لیکن اس کے باوجود ضرورت یہ محسوس کی جا رہی تھی کہ بنکنگ سسٹم کو مزید فروغ ملنا چاہیئے۔

# ایران میں خوردنی اشیاء

آج سے تیس سال قبل ایران خوردنی اشیاء برآمد کرتا تھا۔ اب سالانہ دو ارب سے چار ارب امریکی ڈالر تک کی خوردنی اشیاء درآمد کرتا ہے اور یہ ان تمام چیزوں کی قیمت کا جو درآمد کی جاتی ہیں ۱/۴ ہے۔ اسی کے پیشِ نظر حکومت نے اس بات سے ڈرتے ہوئے کہ آبادی بھی بڑھ رہی ہے اور وسائل بھی کم ہو رہے ہیں۔ اس بات کا تہیہ کیا ہے کہ خوردنی اشیاء زیادہ سے زیادہ پیدا کی جائیں اور بچوں کی پیدائش کی شرح کو بھی کم کرنے کی کوشش کی جائے۔ درآمدات کے علاوہ حکومت کو اپنے ملک میں کم قیمت پر چیزیں بیچنے کے لئے جو امدادی رقم دینی پڑتی ہے۔ وہ تقریباً پونے دو ارب ڈالر ہے اور درآمدات کی رقم اور یہ رقم ملا کر حکومت کے بجٹ پر خاصا بوجھ پڑتا ہے۔ کہتے ہیں کہ گذشتہ دس سال میں جو سیاسی غلطیاں ہوئی ہیں اور ۸۰ سے ۸۸ تک عراق کے ساتھ جو جنگ ہوئی ہے۔ ان دونوں باتوں نے حالات خراب کر دیئے ہیں۔ جو خوراک درآمد کی جائے گی اس کے متعلق اندازہ لگایا گیا ہے کہ وہ ایک کروڑ ٹن سے بھی زیادہ ہوگی۔

صدر ہاشمی رفسنجانی کی حکومت نے ۴۶ ارب ڈالر زراعت کی ترقی کے لئے اگلے ۵ سال کے لئے مختص کئے ہیں۔ اس رقم میں سے ۱/۳ تو حکومت لگائے گی اور باقی رقم نجی سیکٹر کی ذمہ داری ہوگی۔ یہ بات بھی اب خاص طور پر سامنے آ رہی ہے کہ زرعی پیداوار کے علاوہ صنعت کاری کو بھی فروغ ملنا چاہیئے۔ جہاں تک زرعی ضروریات پر روپیہ خرچ کرنے کا تعلق ہے یہ زیادہ تر تیل کی فروخت سے حاصل کیا جائے گا۔ اگر کوئی صاف اور واضح علامات اس بات کی نہ ہوں کہ حکومت روپیہ لگانے کے لئے تیار ہے اور نجی سیکٹر کو اس بات پر اعتماد ہو کہ وہ یہ کام کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں تو پھر بھی کچھ وقت لگے گا۔ فوری طور پر مشکل حل نہ ہو سکے گی۔ اس وقت ایران کی آبادی تقریباً ۵½ کروڑ ہے اور اضافے کی شرح ۳،۹ فی صد سالانہ ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ ساری دنیا میں تمام ممالک سے زیادہ ہے۔ جہاں تک ہندوستان کی آبادی کا تعلق ہے یہ ۲،۲ فی صد بڑھ رہی ہے اور چین کی آبادی ۱،۴ فی صد بڑھتی ہے۔ اگر ایران میں پیدائش کی شرح اسی طرح جاری رہی تو ۲۰ سالوں میں ۱۴ کروڑ آبادی ہو جائے گی۔ حکومت یہ بھی کہتی ہے کہ آج تک شرح پیدائش کو کم کرنے کیلئے جو کوششیں کی گئی ہیں۔ وہ عام طور پر بے دلی ہی کا مظاہرہ تھیں۔ زیادہ تر اس لئے کہ مذہبی رہنما سمجھتے ہیں کہ شرح پیدائش کو کسی طرح بھی چھیڑنا مناسب نہیں۔ بعض علماء کا یہ بھی خیال ہے کہ اگر ایران کی آبادی بڑھتی رہے تو وہ ساری اسلامی دنیا کی لیڈر شپ حاصل کر سکتے ہیں اور اس طرح انہیں قوت بھی حاصل ہوگی اور آسائش بھی۔ شاہ محمد رضا پہلوی نے تخت چھوڑنے سے کچھ عرصہ پہلے زراعت کی طرف توجہ دی تھی لیکن چونکہ اس سے کافی عرصہ پہلے شرح پیدائش کی وجہ سے آبادی بڑھ رہی تھی۔ اس لئے وہ کوششیں آبادی کے ساتھ شانہ بشانہ نہ چل سکیں ۱۹۷۹ء سے حکومت اس بات کی خاص کوشش کر رہی ہے کہ خوردنی اشیاء کی پیداوار کو بڑھایا جا سکے۔ اگرچہ شاہ کے وقت میں بھی خوردنی اشیاء کی پیداوار بڑھی تو تھی لیکن اس کے ساتھ ہی آبادی بھی اس قدر بڑھ گئی کہ یہ دونوں آپس میں ایک دوسرے کے لئے مفید نہ ثابت ہو سکے۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ خشک سالی کی وجہ سے پیداوار کم ہوتی ہے جیسا کہ پچھلے سال ہوا۔ پچھلے سال ۱۵ سے ۲۰ فی صد پیداوار کم ہوئی یعنی ۱۹۸۸ء کے مقابلے میں جنگ کی وجہ سے بھی بہت سے ایسے علاقے جہاں سے خوردنی پیداوار حاصل کی جاتی تھی زراعت کے کام نہ آ سکے اور ایک اور وجہ جسے خاص اہم وجہ قرار دیا جا سکتا ہے یہ ہے کہ دیہات کے بہت سے لوگ شہروں کی طرف آنے شروع ہو گئے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ہر سال ۷ لاکھ ۵۰ ہزار افراد گاؤں چھوڑ کر شہروں کی طرف آ رہے ہیں۔ چنانچہ ان کی وجہ سے بھی خوردنی اشیاء کی پیداوار کم ہو رہی ہے اور وہ خود ایسے علاقے میں آ جاتے ہیں جہاں پیداوار کی بجائے انہیں خود ان اشیاء کی ضرورت پیش آتی ہے۔

بقیہ: صـ۳ سے آگے

کریں گے اور اُس کے مسائل کا حل فراہم نہیں کریں گے تو وہ اپنی شخصیت کو ایک ظاہری خول کے اندر چھپا لے گا۔ اور آپ سے اپنی ہر بات چھپانے لگے گا اور یہ بات اس کی شخصیت کو دو حصوں میں بانٹ دے گی۔ اور بچہ دُہری شخصیت کے اس جال میں اپنے آپ کو اکیلا، بے بس اور مجبور محسوس کرے گا اور گھر سے باہر دوستوں سے اپنے دل کی بات کہے گا اور ہو سکتا ہے کہ اُسے اچھے دوست نہ ملیں اور وہ بھٹک کر رہ جائے۔ وہ آپ سے دور ہوتا جائے گا اور اپنا ہر راز چھپانے کی کوشش میں وہ جھوٹ کا عادی بھی ہو جائے گا۔ حتیٰ کہ آپ اس کی اندر کی الجھنوں سے کبھی واقف نہ ہو پائیں گے اور یہ دوری بچے میں احساس کمتری اور بد اعتمادی جیسی عادات پیدا کرنے میں مددگار ثابت ہوگی۔ اپنے بچے کے ساتھ دوستانہ رویہ رکھیئے۔ اس کے ذہن میں پوشیدہ سوالنامے کو پڑھیں اور اس کو مناسب جواب سے مطمئن کریں۔ تاکہ آپ کا بچہ آپ کے لئے، قوم کے لئے اور خود اپنے لئے ایک مفید وجود بن کر باعثِ فخر ہو سکے۔

شور کیسا ہے ترے کوچہ میں لے جلدی خبر
خوں نہ ہو جائے کسی دیوانہ مجنوں وار کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# وصایا

**ضروری نوٹ:۔**

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز۔ ربوہ

**مسل نمبر ۲۷۵۲۰:۔** میں نورمانی زوجہ محمد LIUS MAALA پیشہ خانہ داری عمر ۵۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۴/۱۲/۸۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل متروکہ جائیداد منقولہ غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زمین ۵۰۰ مربع میٹر مالیتی ۲۰.۰۰۰.۰۰۰/ روپے۔ حق مہر ۱۰.۰۰۰/ روپے۔ میزان ۲۰.۰۱۰.۰۰۰/۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۵.۰۰۰/ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ نورمانی انڈونیشیا گواہ شد نمبر۱۔ MOHAMMAD LIUS MAALA خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر۲۔ عبدالمقسط انڈونیشیا۔

**مسل نمبر ۲۷۵۲۱:۔** میں عبیدہ احمد زوجہ شیخ ناصر احمد صاحب پیشہ خانہ داری عمر ۴۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن زیورچ سوئٹزرلینڈ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۴/۲/۸۹ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زیور طلائی وزنی ۲۲۲ گرام مالیتی ۳۸۰۰/- ۴ حق مہر بصورت زیور وصول شد۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۲۰/- SFR ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ ۱۸/۱/۸۹ سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ عبیدہ احمد زوجہ شیخ ناصر احمد زیورچ۔ گواہ شد نمبر۱ مسعود احمد ولد عبدالرحیم زیورچ۔ گواہ نمبر۲۔ شیخ ناصر احمد خاوند موصیہ

**مسل نمبر ۲۷۵۲۲:۔** میں قانتہ ثریا زوجہ SUPRIADI WENDY YADI SUPRIADI WENDY۔ پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال بیعت ۲۰/۱۰/۸۱ ساکن انڈونیشیا۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۹/۴/۸۹ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) طلائی انگوٹھی ۷ گرام ۲۴ کیرٹ ۱۳۶.۵۰۰/ روپے (۲) حق مہر ۵ گرام ۲۳ گرام کیرٹ مالیتی ۹۷.۵۰۰/ (۳) بالیاں اور انگوٹھی مع ہیروں کے مالیتی ۳۵۰.۰۰۰/- روپے (۴) طلائی انگوٹھی ۴ گرام ۲۳ کیرٹ ۱۸۰۰۰/ روپے کل جائیداد ۶۶۲.۰۰۰/ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۳۵۰۰۰/ روپے مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ ۲۹/۴/۸۹ سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ قانتہ ثریا SUPRIADI WENDY انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۱ YADI SUPRIADI WENDI۔ خاوند موصیہ گواہ شد نمبر۲۔ DRS.S.A.DIU — WAENI۔ انڈونیشیا

**مسل نمبر ۲۷۵۲۳:۔** DRS و R.A.KARIM SON OF NEMAM AHMADI۔ پیشہ ٹیچر عمر ۵۲ سال بیعت ۱۹۵۷ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۴/۸/۸۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (۱) مکان مع زمین مالیتی ۶۰.۰۰۰.۰۰۰/ روپے (۲) ایک کار سوزوکی مالیتی ۱۰.۰۰۰.۰۰۰/ روپے (۳) فرنیچر مالیتی ۲.۰۰۰.۰۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے ۵۰۰.۰۰۰/ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ DRS.R.A.KARIM انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۱ آئی آر احمد قیوم WENDI انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۲۔ SYAHRIL IDRIS انڈونیشیا۔

**مسل نمبر ۲۷۵۲۴:۔** میں NANA نصیر احمد بی ایس سی ولد TJUTJU WIRAATNADJA۔ پیشہ ملازمت عمر ۴۹ سال بیعت ۵۸ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۵/۸/۸۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ایک عدد مکان وزمین ۵۸ مربع میٹر مالیتی ۱.۶۰۰.۰۰۰/ روپے اس وقت مجھے ۱۶۵.۰۰۰/ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد نصیر احمد بی ایس سی NANA انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۱۔ عابدین انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۲ ابراہیم ایس انڈونیشیا۔

**مسل نمبر ۲۷۵۲۵:۔** IDMA و WIKANTA S/O WINKANTA پیشہ ملازمت عمر ۴۰ سال بیعت ۱۹۶۷ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۹/۱۲/۸۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے ایک قطعہ زمین برقبہ ۲۰۰ مربع میٹر مالیتی ۱.۰۰۰.۰۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰.۰۰۰/ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد IDMA WIKANTA انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۱۔ EMAN SANUSI انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۲ SYARI FUDDIN.B انڈونیشیا۔

**مسل نمبر ۲۷۵۲۶:۔** میں سربانو زوجہ احمد RASYIDI پیشہ خانہ داری تجارت عمر ۵۷ سال بیعت ۲۹/۴/۱۹۷۰ ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۳۰/۱/۸۹ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ایک قطعہ زمین ۴۶۰ مربع میٹر مالیتی ۴۰.۶۰۰.۰۰۰/- روپے۔ مکان برقبہ ۱۵۰ مربع میٹر مالیتی ۷.۵۰۰.۰۰۰/- روپے مکان برقبہ ۳۵ مربع میٹر مالیتی ۵۰۰.۰۰۰/ روپے حق مہر ۷۰.۰۰۰/ روپے۔ میزان ۱۲۰۶۷۰.۰۰۰/ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۳۰.۰۰۰/- روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور مبلغ /۱۲۵.۰۰۰ روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ سربالو زوجہ احمد RASYIDI انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۱۔ فضل محمد انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۲۔ احمد RASYIDI خاوند موصیہ۔

**مسل نمبر ۲۷۵۲۷ :- MRS NURLAILA W/O IDMA WIKANTA** پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال بیعت دسمبر ۱۹۸۰ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۱۲/۸۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (۱) زیورات ۴۰ گرام مالیتی /۲۸۰.۰۰۰ روپے (۲) حق مہر /۲۰۰.۰۰۰ روپے میزان /۴۸۰.۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ /۱۰۰.۰۰۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ NURLAILA انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۱ IDMA WIKANTA انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۲ شریف الدین بی انڈونیشیا۔

**مسل نمبر ۲۷۵۲۸ :-** میں حلیمہ اے آر زوجہ ADE RUKMANA پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال بیعت ۱۰/۱۱/۷۲ ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۸/۸۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (۱) حق مہر ۲۰ گرام مالیتی /۴۴۰.۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ /۳۰.۰۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے الامتہ۔ حلیمہ اے آر زوجہ ADE RUKMANA انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۱ ADE RUKMANA خاوند موصیہ گواہ شد نمبر۲۔ او قمر الدین ولد ای شمس الدین انڈونیشیا۔

**مسل نمبر ۲۷۵۲۹ :- MRS R. HARTINI W/O DRS. R. A. KARIM.** پیشہ خانہ داری عمر ۴۱ سال بیعت ۱۹۶۵ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۸/۸۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر بصورت زیورات مالیتی /۱.۰۰۰.۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ /۷۵۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ R. HARTINI W/O DRS. R.A. KARIM. انڈونیشیا گواہ شد نمبر۱ IR. AHMAD QOYUM WONDI. انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۲ SYAHRIL IDNIS. BE. انڈونیشیا۔

# واقفین نو

محسن جاوید ابن چوہدری محمد جاوید اقبال صاحب
دارالرحمت وسطی ربوہ

محمد انصر جاوید ابن محمد سرور جاوید صاحب
دارالرحمت غربی ربوہ

طاہر احمد عدنان ابن عبدالمنان صاحب
دارالرحمت وسطی ربوہ

عطاء الرؤف ابن راشد کریم صاحب
کریم میڈیکل ہال۔ فیصل آباد

زاہدہ نسرین لون بنت طارق احمد لون صاحب
نیا محلہ نزد احمدیہ بیت الحمد جہلم شہر

زین العابدین ابن ظفر احمد چٹھہ صاحب
مدرسہ چٹھہ ضلع گوجرانوالہ

زید احمد لون ابن طارق احمد لون صاحب
نیا محلہ نزد احمدیہ بیت الحمد جہلم شہر

گوہر نایاب بنت مہر احمد خان صاحب
دارالرحمت غربی۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# اطلاعات و اعلانات

## ولادت

○ مکرم سید تجمل حسین بخاری صاحب خوشنویس الفضل کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مورخہ ۱۰۔ اگست ۱۹۹۰ء کو بچی عطا فرمائی ہے بچی کا نام سیدہ مریم تجویز کیا گیا ہے۔ نومولودہ خدا کے فضل سے وقف نو میں شامل ہے۔ نومولودہ مکرم سید گلاب شاہ بخاری صاحب آف لکھن وال ضلع گجرات کی پوتی اور مکرم سید محمد منظور احمد شاہ صاحب دارالنصر غربی ربوہ کی نواسی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل سے نومولودہ کو نیک اور با اقبال بنائے اور صحت و تندرستی والی طویل عمر عطا کرے۔

○ مکرم ڈاکٹر سمیع اللہ طاہر صاحب واقف زندگی احمدیہ میڈیکل سنٹر کاؤر KAUR گیمبیا۔ مغربی افریقہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مورخہ ۵ جون ۱۹۹۰ء کو بچی سے نوازا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہِ شفقت قرۃ العین قدسیہ نام عطا فرمایا ہے۔ بچی تحریک وقفِ نو میں شامل ہے۔ نومولودہ مکرم چوہدری احسان اللہ صاحب آف بنی سر روڈ تھرپارکر سندھ کی پوتی اور مکرم چوہدری نواب دین صاحب آف چنیوٹ کی نواسی ہے۔ احباب سے نومولودہ کی درازیٔ عمر اور خادمۂ دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

## تقریب شادی

○ ۱۲ جولائی ۱۹۹۰ء بروز جمعرات مکرم رانا عبدالکریم صاحب نے محترمہ بشریٰ صدیقی صاحبہ بنت نذر حسین صاحب ساکن آصف بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کا نکاح مکرم محمد فاروق ابن محمد شفیع صاحب آف عالم گڑھ ضلع گجرات کے ساتھ مبلغ ۵۰۰۰/- روپے حق مہر پر بمقام آصف بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور پڑھا۔ اسی دن رخصتی عمل میں آئی۔ مورخہ ۱۳ جولائی کو دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔

## اعلان نکاح

○ عزیزہ شبانہ کلیم صاحبہ بنت مکرم ایم کلیم اللہ خان صاحب بیڈن روڈ لاہور کا نکاح مکرم نصیر الدین صاحب بابر مقیم سویڈن ولد نظام الدین "مہمان" کے ہمراہ بعوض مبلغ تیس ہزار روپے (۳۰،۰۰۰/-) حق مہر مکرم صفی الرحمان صاحب خورشید مربی سلسلہ نے ۱۵ جون ۱۹۹۰ء کو دارالذکر لاہور میں خطبہ جمعہ سے قبل پڑھا۔

احبابِ جماعت سے ان رشتوں کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔


## نوٹس داخلہ

### الشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر ربوہ فون : ۵۹۲

- ادارہ ہذا پنجاب بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن لاہور سے منظور شدہ ہے۔
- الیکٹریشن اور ریفریجریشن اینڈ ایئر کنڈیشننگ ٹریڈز میں داخلہ شروع ہے۔
- ہر کورس چھ ماہ کی مدت کا ہے اور داخلہ کے لیے تعلیمی معیار انڈر میٹرک اینڈ میٹرک ہے۔

کلاسیں:

- یکم ستمبر سے شروع کی جائیں گی
- امتحان پنجاب بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن خود لیتا ہے اور وہی سرٹیفکیٹ جاری کرتا ہے۔
- ادارہ کے سربراہ خود بھی پڑھاتے ہیں جو پاک فضائیہ سے ریٹائرڈ شدہ ہیں اور آسٹریلیا اور امریکہ میں فنی تربیت حاصل کر چکے ہیں اور کوالیفائڈ ٹیکنیکل انسٹرکٹر ہیں۔ پاک فضائیہ کے علاوہ ایرانی فضائیہ میں بھی فنی خدمات سرانجام دے چکے ہیں۔
- دورانِ کورس پریکٹیکل پر زیادہ توجہ دی جاتی ہے۔ اور ضروری تھیوری بھی پڑھائی جاتی ہے بلا تمیز مذہب و ملت مستحق مگر ذہین طلباء کو فیس میں رعایت دی جاتی ہے۔
- امتحان کے بعد بے کار نہ رہیں بلکہ فنی تربیت حاصل کر کے اپنے فارغ وقت میں فنی کام کر کے اپنی آمد میں اضافہ کریں۔
- دفتر سے پراسپکٹس مفت حاصل کریں۔


# خبریں

## ملکی خبریں

○ صدر غلام اسحاق خان نے اپنے اس عزم کو دہرایا ہے کہ آئندہ انتخابات ۲۴ اکتوبر کو ہونگے۔ انہوں نے کہا کہ انتخابات آزادانہ، منصفانہ اور غیر جانبدارانہ ہوں گے۔ صدر نے یہ یقین دہانی سابق وزیراعظم اور پاکستان پیپلز پارٹی کی شریک چیئرپرسن بے نظیر بھٹو کو انہی کی درخواست پر ایوانِ صدر میں ہونے والی ایک ملاقات کے دوران کروائی۔

○ سابق وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے جمعیت علمائے اسلام کو انتخابی اتحاد کی پیشکش کی ہے۔ اتوار کو مسلم لیگ (قاسم گروپ) کے سیکرٹری کبیر واسطی کی طرف سے دیئے گئے عشائیے میں جے یو آئی پنجاب کے نائب صدر آفتاب مغل کے ساتھ ملاقات کے دوران سابق وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے خواہش ظاہر کی کہ وہ جے یو آئی کے راہنما مولانا فضل الرحمان کے ساتھ ملاقات کی خواہاں ہیں۔

○ مؤقر ترین ذرائع کے مطابق ملٹری انٹیلی جنس کے ڈائریکٹر جنرل میجر جنرل اسد درانی کو فوری طور پر انٹر سروسز انٹیلی جنس (آئی ایس آئی) کا ڈائریکٹر جنرل مقرر کر دیا ہے جنہوں نے اپنے عہدے کا چارج سنبھال لیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ سابق ڈائریکٹر جنرل ریٹائرڈ شمس الرحمان کو ان کے عہدے سے سبکدوش کر دیا گیا ہے۔

## غیر ملکی خبریں

○ خلیج میں عراقی جارحیت کی راہ روکنے کیلئے امریکہ متحدہ عرب امارات میں بھی فوجیں بھیج رہا ہے یہ بات امریکہ کے وزیرِ خارجہ ڈک چینی نے بتائی

○ عراق نے اپنے خلاف امریکہ کے کسی ممکنہ حملے سے بچنے کیلئے امریکی باشندوں کو اپنی حساس نوعیت کی تنصیبات کے قریب لاکر بٹھا دیا ہے تاکہ امریکہ عراق کے ان پلانٹوں پر حملہ کرنے سے گریز کرے۔

○ عراق اور کویت سے ہزاروں غیر ملکی باشندے وہاں سے فرار ہو رہے ہیں گذشتہ روز ۱۹ ہزار افراد عراق کی سرحد عبور کر کے اردن پہنچے روانہ ہونے والوں میں بیشتر لوگ غیر مغربی باشندے ہیں۔

○ عراق نے بھارت کے باشندوں کو جو کویت اور عراق میں مقیم ہیں ترکی کی سرحد کے راستے واپس جانے کی اجازت دے دی ہے۔


### بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن فیصل آباد سے منظور شدہ

## الہدیٰ ماڈل کالج ربوہ

میں مندرجہ ذیل مضامین میں لیکچراروں کی ضرورت ہے
انگریزی۔ اکنامکس۔ اسلامیات
ریٹائرڈ احباب بھی جو ایم۔اے (سیکنڈ ڈویژن) ہوں۔ اور پڑھانے کا شوق رکھتے ہوں۔ اپنی درخواستیں زیر دستخطی کو بھجوا دیں۔

ڈاکٹر سلطان محمود شاہد
پرنسپل۔ الہدیٰ ماڈل کالج ربوہ

## ہوائی سفر

بیرون ملک ہوائی سفر کے متعلق ہر قسم کی خدمات کیلئے ہم سے رابطہ فرمائیں۔

نوبل مین ٹریولز
۲۱/۴، مین سوک سنٹر
نزد جی پی او
اسلام آباد
فون نمبرز ۸۱۸۷۵۷
۸۲۲۹۳۳

## پتہ